مسئلہ:

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میں ایک ملازم پیشہ ہوں، کافی عرصہ سے میں گھر خریدنے کیلئے رقم جمع کر رہا ہوں، اور اب یہ رقم نصاب کے برابر بلکہ زائد ہے، تو کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے، مجھے مولانا صاحب نے بتایا کہ اس رقم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، اس لئے کہ آپ اس کو گھر خریدنے کیلئے جمع کر رہے ہیں اور گھر ضرورت کی اشیاء میں سے ہے، جس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ کیا یہ بات درست ہے، اس کے بارے شریعت کیا کہتی ہے؟

الجامعۃ الاشرفیۃ دار الافتاء شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا و مسلما

واضح رہے کہ جو چیزیں انسان کی حوائج اصلیہ میں داخل ہیں مثلاً سواری، کپڑے، نفقہ، مکان اور ان میں استعمال ہونے والی اشیاء اگر تجارت کی نیت سے نہ ہوں، تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اگرچہ ان کی مالیت نصاب سے بھی زیادہ ہو۔ البتہ اگر حوائج اصلیہ کیلئے اتنے پیسے جمع کئے جو نصاب تک پہنچ جاتے ہوں اور ان پر ایک سال بھی گزر جائے تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں گھر خریدنے کیلئے جمع کی ہوئی رقم اگر نصاب کے برابر یا زیادہ ہے اور اس پر ایک قمری سال بھی گزر گیا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۱. وفی التاتارخانیة (۲/۲۳۰): الزکاة واجبة فی الذهب والفضة مضروبة کانت او غیر مضروبة وفی الخانیة مصوغا کان او غیر مصوغ حلیا کان للرجال او النساء عندنا نوی التجارة ام لا۔

۲. فی الطحطاوی علی الدر(۱/۳۹۱): هوصفة لنصاب ای یشترط فی النصاب ذهبا أو فضة لوجوب الزکاة فیه ان لا یحتاج الی انفاقه فی الحاجة الا صلیة وهو یفید انه ان کان معه دراهم امسکها للنفقة لا زکاة فیها ......ولو حال علیها الحول قال فی البحر ویخالفه مافی معراج الدریة والبدائع ان الزکاة تجب فی النقد کیف امسکه للنماء أو للنفقة۔

۳. فی الدر المختار(۲/۲۶۷): (وشرطه) أی شرط افتراض ادائها (حولان الحول) وهو فی ملکه (وثمنية المال كالدراهم والدنانير) لتعينهما للتجارة باصـل الخلقة فلتزم الزكاة كيفما امسـكهما ولو للنفقة۔والله اعلم واحکم

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۴۴۱/۰۵/۲۲

۲۰۲۰/۰۱/۱۸

الجواب صحیح

الجامعة الأشرفية
دار الإفتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان